VOL
13

2016
H 1438

زیرِ سرپرستی

سرکارِ قائمِ آلِ محمدؑ

دعائے سیّدہؑ

مَیں وہ

حسین

ہوں

کلام

آصف رضوی

نوحہ خواں : صدائے العطش "غازیٔ سنگت" رضویہ سوسائٹی۔ کراچی

فہرست

	کلام	موضوع / مصائب
[۱]	مَیں وہ حسینؑ ہوں **Main Wo Hussain (a.s.) Hun**	اِمام حسینؑ/وقتِ آخر **Imam Hussain (a.s.) / Waqt e Aakhir**
[۲]	دو مستورات محافظ ہیں **Do Masturaat Muhafiz Hen**	بی بی زینبؑ / بی بی فاطمہؑ **Bibi Zainab (a.s.) / Bibi Fatima (a.s.)**
[۳]	مظلوم ہے تُو مظلوموں کا **Mazloom Hai Tu Mazloomon Ka**	عزاداری / اہلِ بیتؑ **Azadari / Ahl e Beit (a.s.)**
[۴]	باقرؑ نے بچپنے میں **Baqar (a.s.) Ne Bachpanay Mein**	اِمام محمد باقرؑ **Imam Muhammad Baqar (a.s.)**
[۵]	مہدیؑ۔ شبیرؑ کو مقتل میں **Mehdi (a.s.) – Shabbir (a.s.) Ko Maqtal Mein**	کربلا اور ظہورِ اِمامؑ **Karbala Aur Zahoor e Imam (a.s.)**
[۶]	اِک نامِ وفا عباسؑ لکھو **Ik Naam e Wafa Abbas (a.s.) Likho**	مولا عباسؑ **Mola Abbas (a.s.)**
[۷]	عاشور غدیر کے باعث ہے **Aashoor Ghadeer Ke Ba'is Hai**	وِلایت۔ غدیر۔ کربلا **Wilayat – Ghadeer – Karbala**
[۸]	مَیں تُجھ سے راضی ہوں خالق **Main Tujh Se Raazi Hun Khaaliq**	اِمام حسینؑ/وقتِ آخر **Imam Hussain (a.s.) / Waqt e Aakhir**

شیرِ خدا ہے بابا اور فاطمہؑ ہیں مادر نانا نبی ہے جس کا مَیں وہ حسینؑ ہوں
لیتے ہو نام جس کا کلمے میں اور اذاں میں کہتا تھا جس کو بیٹا مَیں وہ حسینؑ ہوں

(۱) اللہ کے فرشتے عرشِ بریں سے آکے لوری جسے سُناتے جھولا جسے جُھلاتے
ملبوس جس کی خاطر جنت سے آئے لوگوں جو ہے لاڈلا خدا کا مَیں وہ حسینؑ ہوں

(۲) ڈر موت کا نہیں ہے ہوں فکر میں تمھاری میرے قتل سے ملے گا تم کو عذابِ ابدی
رحمانیت کا مظہر دشمن کی خیر مانگے جو سب کا چاہے اچھا مَیں وہ حسینؑ ہوں

(۳) عیسائیوں نے لوگوں بس چہرہ دیکھ کر ہی دی تھی مباہلہ میں میرے حق کی خود گواہی
تطہیر والی آیت جس کو پکارتی ہے جو اِس قدر ہے سچّا مَیں وہ حسینؑ ہوں

(۴) کوئی برائی مجھ میں دیکھی ہے تو بتا دو کیا میں نہیں تمھارا اچھا امام لوگو
کیوں ظلم ڈھا رہے ہو اتنا ستا رہے ہو جو ہے تین دن سے پیاسہ مَیں وہ حسینؑ ہوں

(۵) اصحاب، بھائی، بیٹے سب خُلد کو سِدھارے قربان کر چُکا ہوں اپنے سبھی سہارے
بَن میں نبیؐ کے گھر کی مظلام بیٹیوں کا وارث ہے جو اکیلا مَیں وہ حسینؑ ہوں

(۶) بس اِس لئے ہوں تم پہ حُجّت تمام کرتا کل یہ نہ کہہ سکو کہ معلوم کچھ نہیں تھا
جو دین کا ہے وارث نائب ہے جو خدا کا جو اصل ہے خلیفہ مَیں وہ حسینؑ ہوں

(۷) آصفؔ حسینؑ بولے آؤ اے تیروں۔ نیزو! میرے خون سے بُجھے تو پیاس اپنی تُم بُجھا لو
بن کے خدا کا لشکر شیطاں کی فوج سے جو تنہا ہے جنگ کرتا مَیں وہ حسینؑ ہوں

شاعر : آصفؔ رضوی نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی والیم : ۱۳ ۔ ۲۰۱۶ء ۔ ھ ۱۴۳۸

دو مستورات محافظ ہیں کردار عجیب نبھایا ہے
اِک زہراؑ نے اِک زینبؑ نے
آسان نہیں تھا بعدِ نبیؐ مشکل سے دین بچایا
اِک زہراؑ نے اِک زینبؑ نے

(۱) یثرب میں عدو جب گھر آئے زہراؑ ہی علیؑ کی ڈھال بنی
سجادؑ کی جان بچانے کو دربار میں زینبؑ آگے تھی
حجت کی حفاظت کا ذمّہ کاندھوں پر آپ اُٹھایا
اِک زہراؑ نے اِک زینبؑ نے

(۲) اُس باغِ فدک کے خطبے سے تطہیر پہ حملہ ثابت ہے
اور زینبؑ کے اُن جملوں سے دربار اُلٹنا ثابت ہے
حق باطل سے یوں دُور کِیا نہ حشر تلک مل پایا
اِک زہراؑ نے اِک زینبؑ نے

(۳) گھر کے جلنے سے مرنے تک کئی زخم لگے ہیں زہراؑ کو
عصرِ عاشور سے شام تلک زینبؑ پہ قیامت تھی لوگو
قاتل مقتول میں فرق ہے کیا مظلوم ہے کون بتایا
اِک زہراؑ نے اِک زینبؑ نے

(۴) زہراؑ کے شکستہ پہلو نے محفوظ غدیرِ خُم رکھا
پتھر اور دُرّے کھا کھا کے زینبؑ نے بچائی کرب و بلا
دیں کی بنیاد وِلایت ہے اُسے نسلوں تک پہنچایا
اِک زہراؑ نے اِک زینبؑ نے

(۵) زہراؑ کے گھر کی آتش میں دراصل ثقیفہ ساز جلے
زینبؑ کی رِدا کے لُٹنے سے پردے ہذیان کے ہیں اُلٹے
جسے حمدِ قرآن پُکارے وہ سیدھا رستہ دِکھلایا
اِک زہراؑ نے اِک زینبؑ نے

(۶) زہراؑ کی آہوں سے باقی "مَن کُنتُ" کا پیغام رہا
زینبؑ نے عزا جو کی برپا شبیرؑ کی جنگ رہی زندہ
مہدیؑ بر حق کے آنے کا رستہ ہموار کرایا
اِک زہراؑ نے اِک زینبؑ نے

(۷) آصفؔ اِن سے پیغام مِلا اِس گھر سے جسے بھی نسبت ہو
آمادہ ہو غم سہنے کو تیار رہے قربانی کو
مرہم جو بنائے غم اپنے ہر غم آسان بنایا
اِک زہراؑ نے اِک زینبؑ نے

مظلوم تو ہر معصوم ہے پر ، ہے تیری مصیبت سب سے جُدا

مظلوم ہے تُو مظلوموں کا

شبیرؑ مصائب پر تیرے ، معصوم ہر اِک مغموم رہا

مغموم ہے تُو مظلوموں کا

(۱) تُو آلِ نبیؐ کی غربت کا ، مظہر، عکاس ، علامت ہے
تقسیمِ مصائب میں مولاؑ ، تیرا مقتل ایک قیامت ہے
بڑی دیر محمدؐ روئے تھے ، لایا جو مَلک وہ خاکِ شفاء

مقسوم ہے تُو مظلوموں کا

(۲) تجھ پر جو گزرے گی سُن کر ، بڑی دیر تلک روئیں زہرا
پھر تجھ پر رونے والوں کی ، بخشش کا بھی اعلان کیا
یہ رسم ہے دونوں عالم میں ، زہراؑ کی دُعا ہے رسمِ عزا

مرسوم ہے تُو مظلوموں کا

(۳) صِفین کے رستے میں حیدرؑ ، تیری کرب و بلا سے گزرے تو
تجھے یاد کیا تیرے مقتل میں ، غش آیا اتنا روئے وہ
تیرا نام جُڑا ہے صدموں سے ، تیرے نام کے اندر کرب وبلا

مفہوم ہے تُو مظلوموں کا

(۴) مسموم حسنؑ وقتِ آخر ، تکلیفِ جگر کے زیرِ اثر
عاشور رہا جو زیرِ نظر ، وہ روتے رہے تیری غربت پر
عاشور کے سارے ظلم و ستم ، تھے زہرِ ثقیفہ کا جلوہ

مسموم ہے تُو مظلوموں کا

(۵) سجادؑ اور باقرؑ کی طرح ، صادقؑ نے تیری غمخواری کی
منصورِ لعیں کے کہنے پر ، اِک بار جو گھر کو آگ لگی
تیری شامِ غریباں یاد آئی ، محروم نے کی پھر آہ و بُکا

محروم ہے تُو مظلوموں کا

(۶) کہتے تھے رضاؑ لوگوں جب بھی ، وہ چاند محرّم کا نکلا
شبیرؑ کے غم میں بابا کو ، غمگین بڑا ہم نے دیکھا
اہدافِ امامت میں گویا ، لکھا ہے تیرا ماتم مولا

مرقوم ہے تُو مظلوموں کا

(۷) جوّادؑ سے لیکر مہدیؑ تک ، ہر ایک ہے پُرسے دار تیرا
پامالی سے ٹکڑے ٹکڑے ، تیرا لاشہ اور سَر تن سے جُدا
زینبؑ بھی نہ پہچان سکی ، کچھ ایسا منظّم تھا لاشہ

منظوم ہے تُو مظلوموں کا

(۸) معصوم مَلک ہیں آصفؔ اور ، معصوم ہیں سارے پیغمبرؑ
احمدؐ سے شفاعت مانگیں گے ، تیرے صدقے سب روزِ محشر
لب پر ہوگا معصوموں کے ، فرمان ''حسینُ مِنّی'' کا

مخدوم ہے تُو مظلوموں کا

باقرؑ نے بچپنے میں کتنے سِتم اُٹھائے
کبھی کھائے تازیانے کبھی سنگ اُس نے کھائے

(۱) قبرِ نبیؐ پہ اُس نے ، دادا کو روتے دیکھا
کہتے تھے جا رہا ہوں ، ہے وقت کا تقاضہ
یثرب حسینؑ چھوڑے ، کرب و بلا بسائے

(۲) لَوٹی سواری خالی ، آئے حرم وہ باہر
دیکھا کہ خاک پر ہیں ، خوں میں نہائے سرورؑ
نزدیک تھا کے قاتل ، تیغِ سِتم چلائے

(۳) شامِ غریباں باقرؑ ، کیسے بھلا بُھلائے
بچّے تھے بیبیاں تھیں ، اُنہیں لُوٹنے کو آئے
چھِنی ردائیں سَر سے ، اور خیمے بھی جلائے

(۴) وہ گیارہوِیں کا منظر ، اہلِ حرم کی غربت
دیکھی ہے بیبیوں کی ، لاشوں سےاُس نے رخصت
لے کر عُدو چلے تھے ، قیدی اُنہیں بنائے

(۵) کُنبے کے ساتھ کُوفے ، میں جا بجا پھِرا وہ
کہیں رَش میں ظالموں کے ، پہروں کھڑا رہا وہ
کِس کِس طرح نہ جانے ، قیدی گئے ستائے

(۶) بازار سے گُزر کے ، دربارِ شام جانا
دیکھا وہ شہہؑ کے سَر پہ ، ظالم کا مَے گِرانا
دادی نے اور پدر نے ، خطبے وہاں سُنائے

(۷) دیکھی ہے اُس نے آصفؔ ، سرورؑ کی کربلا بھی
عابدؑ کو جِس نے مارا ، اُس شام میں رہا بھی
زینبؑ کو اُس نے دیکھا ، فرشِ عزا بچھائے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی   والیم : ۱۳ ۔ ۲۰۱۶ ۔ ۱۴۳۸ ھ

مہدیؑ شبیرؑ کو مقتل میں — اپنا گھر بار لُٹاتے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

تکمیل ہے تُو ''مَن کُنتُ'' کی — اُس روز غدیر بچاتے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

(۱) جس دن سے دین کی خاطر وہ — بہنوں کو ساتھ چلا لے کر
پیہم تھے نگاہوں میں اُس کی — وہ شامِ غریباں کے منظر
پردے چھن جانے تھے جن کے — اُن کو میدان میں لاتے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

(۲) جُھولے سے اُسے بھی لے آیا — نُصرت کے لئے بے چین تھا جو
بے شِیر کا خون بڑھا دے گا — تاثیر سے تیرے لشکر کو
جس تیر کا وعدو تھا اُس کو — اصغرؑ کے گلے لگ جاتے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

(۳) پیغمبرؐ جیسا ایک جواں — جو بوڑھے پِدر کا مان رہا
سینے میں سِناں دیکھی اُس کے — اُسے خاک اورخوں میں تر دیکھا
شدّت سے یاد کیا تُجھ کو — اکبرؑ کی لاش اُٹھاتے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

(۴) بچوں کے لئے پانی لینے — جو بھائی گیا تھا دریا پر
بے دست پڑا دیکھا اُس کو — جو اپنی ذات میں تھا لشکر
ڈھونڈے جو بڑی ہی مشکل سے — غازیؑ کے وہ ہاتھ اُٹھائے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

(۵) بھائی کی نشانی قاسمؑ کو — پامال کبھی دیکھا اُس نے
کبھی دیکھے اُن کے بھی لاشے — ہمشیر کے تھے جو شہزادے
لاشوں کے سِرہانے روتے ہوئے — لاشے خیموں میں لاتے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

(۶) وہ آخری رُخصت خیموں سے — جب آلِ نبیؐ تھی مشکل میں
نہ جائے میرا بابا رَن کو — حسرت تھی سکینہؑ کے دل میں
روتی تھی لِپٹ کے جو بچی — اُس کو بھی چُپ کرواتے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

(۷) اصحاب تھے اُس کے پروانے — تھا رَب کی شمع اِمام میرا
ہو پہلے فدا وہ مولاؑ پر — ہر ایک کو یہ ارمان رہا
آغوش میں رکھے سَر اُن کے — چہروں سے خون ہٹاتے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

(۸) جِس دین کو آصفؔ لائے نبیؐ — اُسے رَن میں بچایا سرورؑ نے
خالق مہدیؑ کو لائے گا — اُسے دنیا میں نافذ کرنے
ڈھارس تھی خدا کے وعدوں سے — اپنے سب عہد نبھاتے ہوئے
اِک تیرے ظہور کی آس رہی

اِک نامِ وفا عباسؑ لکھو عباسؑ کا نام وفا لکھنا
معراجِ وفا کا ذکر ہو جب عباسؑ کی کرب و بلا لکھنا

(۱) کہتا تھا پہنچ کے دریا پر ، مشکیزہ تو بھر آیا ہوں
میرا آقا حسینؑ جو ہے پیاسا ، پانی نہ پیا مَیں پیاسا ہوں
بچوں کی پیاس جو یاد کرو ، اُسے پیاسوں کا سقّا لکھنا

(۲) وہ وقت عجیب تھا مقتل میں ، نہ ہاتھ رہے نہ مشکیزہ
یوں تیر چلے کہ گھوڑے پر ، پھر زیادہ دیر نہ وہ سنبھلا
سَر پر لوہے کا گُرز پڑا ، اور آنکھ میں تیر لگا لکھنا

(۳) جس کا مشکیزہ بھرنے کو ، عباسؑ گیا تھا دریا پر
وہ جس نے شام کی راہوں میں ، دُرّے تو کبھی کھائے پتّھر
ہر ایک طمانچے پر اُس نے ، عمّوؑ کو یاد کیا لکھنا

(۴) شبیرؑ کے ہاتھ جو سونپا تھا ، دنیا سے علیؑ نے جاتے ہوئے
دھیرے سے کہی تھی خواہش بھی ، پانی مت پینا لعل میرے
شبیرؑ کا ساتھ نہیں چھوڑا ، اور پانی پھینک دیا لکھنا

(۵) دربار میں پرچم آیا تو ، حیرت سے حاکم بول اُٹھا
ہر جاَ تو نشان ہیں ضربوں کے ، خالی ہے پکڑنے کی اِک جاَ
ہر سنگ و تیر کو ہاتھوں پر ، جب تک تھے ہاتھ سہا لکھنا

(۶) اِک شخص سے خواب میں فرمایا ، رکھنا یہ مصیبت یاد میری
لیتا ہے سہارا ہاتھوں سے ، جب زِین سے گرتا ہے کوئی
میرے ہاتھ نہیں تھے گرتے ہوئے ، اِک آنکھ میں تیر بھی تھا لکھنا

(۷) معلوم تھا آصفؔ غازیؑ کو ، بس ایک سبب ہے خلقت کا
شبیرؑ پہ آنچ نہ آئے اور ، زینبؑ کی رہے محفوظ رِدا
زینبؑ شبیرؑ سلامت تھے ، جب تک عباسؑ رہا لکھنا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی   والیم : ۱۳ ۔ ۲۰۱۶ء ۔ ۱۴۳۸ ھ

عاشور غدیر کے باعث ہے ، حیدرؑ کی مصیبت کرب و بلا
اعلانِ ولایت مَن کُنتُ ، اثباتِ ولایت کرب و بلا

(۱) معصومؑ جو اہلِ بیتؑ ہیں پھر ، جو اِن سے لڑا وہ رَب سے لڑا
قرآں میں گواہی عِصمت کی ، قرآں کی شہادت کرب و بلا

(۲) قرآں نے مودت مانگی جو ، پیوست ہے عِشق اطاعت سے
اصحابِ حسینؑ کو دیکھو تو ، تفسیرِ مودّت کرب و بلا

(۳) حق دارِ حکومت آلِ نبیؐ ، قانونِ قضاوت دینِ نبیؐ
مظلوم نے خون سے لکھی جو ، تشریحِ امامت کرب و بلا

(۴) حاصل ہے دین نبوّت کا ، تکمیلِ دین ولایت سے
ثابت ہے ''حسینُ مِنّی'' سے ، ہے قتلِ رسالت کرب و بلا

(۵) ثاراتِ حسینؑ کے نعرے سے ، مہدیؑ جگ پر چھا جائے گا
پا لے گی ولایت حق اپنا ، اُس حق کی ضمانت کرب و بلا

(٦) رب آصفؔ عظمت دے جس کو ، جُھٹلانا اُسے ہے شیطانی
سردارِ جناں پامال ہوا ، خالق سے عداوت کرب و بلا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
شاعر : آصفؔ رضوی
والیم : ۱۳ ۔ ۲۰۱٦ ۔ ھ ۱۴۳۸

مَیں تجھ سے راضی ہوں خالق اکبرؑ کی لاش اُٹھا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟
فرماتے تھے زیرِ خنجر مولاؑ سجدے میں جا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟

(۱) گو رَن میں غموں سے چُور ہوں مَیں ، ہرصدمے پر مشکُور ہوں مَیں
تیرے دِین کو آج بچانا ہے ، اپنی ہر چیز لُٹا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟

(۲) بے شِیر کو میرے تِیر لگا ، میری گود میں اُس نے دم توڑا
میرا صبر نہیں ٹُوٹا مالِک مقتل میں اُسے دفنا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟

(۳) ناناؐ کی شبیہہ تھا جو بیٹا ، تھی اُس کے کلیجے میں برچھی
اُسے خیموں میں پُہنچایا ہے ، خود برچھی باہر لا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟

(۴) میرا شیر برادر جان تھا وہ ، بچوں ، بہنوں کا مان تھا وہ
قربان ہوا عباسؑ میرا ، دریا پہ ہاتھ کٹا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟

(۵) اصحاب وہ سب قربان کئے ، انصار بھی اپنے وار دیئے
مقتل میں پیش کیا تجھ کو ، ہر ایک شہید سجا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟

(۶) خود اپنی رضا سے ہے رکھا ، اِن مستورات کو بھی ہمراہ
انہیں جلد اسیر بھی ہونا ہے ، اپنے پردے لُٹوا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟

(۷) در در پھروائے جائیں گے ، پیغام تیرا پہنچائیں گے
میرے بچے فرض نبھائیں گے ، خود بھیڑ میں پتھر کھا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟

(۸) آصفؔ قرآن یہ بول اُٹھا ، راضی تجھ سے خالق تیرا
خوش کر دے شہادت سے پہلے ، مجھ کو یہ بات بتا کے
کیا تُو بھی مجھ سے راضی ہے؟

شاعر : آصفؔ رضوی   نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی   والیم : ۱۳ ۔ ۲۰۱۶ء ۔ ۱۴۳۸ ھ